سوال

گھر والوں نے لڑکی کی کاغذی شادی کر دی تاکہ خاوند رہائش پرمٹ اور نیشنلٹی حاصل کر سکے

جواب

الحمد للہ.

ل :

جائز نہیں کہ وہ اپنی ولایت میں موجود عورت کو ایسے شخص سے شادی کرنے پر مجبور کرے جس سے وہ رغبت نہیں رکھتی، اور وہ عقد جس سے یہ ثابت ہو کہ بالغ عورت کا اس کے ارادہ کے بغیر نکاح کیا گیا ہے وہ بعض علماء کے ہاں باطل ہے، اور دوسرے علماء کے ہاں اس کو تسلیم کر لینے پر موقوف ہے، بہ

اس کی تفصیل سوال نمبر (47439) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

میں آپ چھوٹی نہیں کہ آپ کی شادی کے معاملہ پر آپ کی والدہ اور آپ کا بھائی کنٹرول کریں، آپ کو چاہیے تھا کہ آپ ان کے سامنے کھڑے ہو جاتیں اور اس طرح کی شادی پر اعتراض کرتیں، اور خاص کر آپ ایسے ملک میں ہیں جہاں کی حکومت کا دعوی ہے کہ وہ عورت کی مدد کرتے ہیں!

م :

عدالتوں میں جو عقد ہوتے ہیں وہ باطل ہو سکتے ہیں اور صحیح بھی، اگر تو اس سے پہلے شرعی عقد ہوا ہو جو ایجاب و قبول اور ولی کی موافقت اور دو گواہ کی موجودگی میں اور نکاح کا اعلان ہوا ہو تو ان عدالتوں کے سامنے یہ عقد توثیق اور ثبوت کے لیے ہے، اور اگر عدالت کے عقد سے قبل شرعی عقد نکاح نہیں ہوا تو اس

مزید آپ سوال نمبر (4458) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

م :

عقد ایسے بھی ہیں جو عفت و عصمت اور ستر پوشی اور گھرانہ قائم کرنے کے لیے نہیں ہوتے بلکہ ان کا مقصد اور غرض و غایت صرف جنسی معاملہ ہوتا ہے! اور یہ معلوم ہونا چاہیے کہ شادی ایک اللہ کا کلمہ ہے اور پختہ وعدہ اور میثاق ہے، ان عقود کی توہین نہیں کرنی چاہیے، اور نہ ہی اس کو کھلواڑ بنایا جائے.

م ہونا چاہیے کہ کاغذی عقد یا شکلی عقد اگر شرعی طریقہ پر مکمل ہو تو اس پر شرعی آثار مرتب ہوتے ہیں یعنی اس میں مہر بھی ہوگا اور عدت وغیرہ بھی، لیکن اگر وہ شرعی احکام اور شروط کے مطابق نہیں تو ان پر شرعی آثار مرتب نہیں ہونگے، اور گناہ ضرور ہوگا.

ستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ان ہیں لیکن ہالینڈ میں رہتے ہیں، ہم ایک مسئلہ میں اسلامی حکم معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ بعض مسلمان نوجوان جو شادی کے لیے کسی یورپی لڑکی یا پھر اجنبی عورتوں سے شادی کرتے ہیں جن کے پاس رہائش پرمٹ ہوتا ہے تاکہ ہالینڈ میں رہائش پرمٹ حاصل کیا جا سکے، یہ علم میں رہے کہ یہ شادی صوری ہوتی ہے !

یٹی کے علماء کا جواب تھا:

ح ان عقود میں شامل ہوتا ہے جن کی اللہ سبحانہ و تعالی عظیم الشان ہونے کی بنا پر تاکید کی اور جسے "یثاق غلیظ" کا نام دیا ہے، اس لیے عقد نکاح کو صرف رہائش پرمٹ حاصل کرنے کا سہارا اور غیر حقیقی نہیں بنانا چاہیے.

شیخ عبد العزیز بن باز.

عبد اللہ بن غدیان.

ا لح الفوزان.

شیخ عبد العزیز آل شیخ.

شیخ بکر ابو زید.

ء (18/98-99).

اور سوال نمبر (2886) کے جواب میں ایک اور فتوی بیان ہوا ہے جو اس کو حرام اور منع قرار دیا ہے، اس لیے آپ اس کا بھی مطالعہ کریں.

وجود اور زندہ ہے اور اس حالت میں وہ آپ کی شادی میں آپ کا ولی ہے، چاہے اس نے آپ کی والدہ کو طلاق بھی دے رکھی ہے، آپ کے والد کے ہوتے ہوئے آپ کا بھائی آپ کا ولی نہیں بن سکتا، اس لیے اگر تو آپ کی شادی آپ کے والد کی موافقت اور دو گواہوں کی موجودگی اور آپ کی رضامندی ـ

ی اداروں میں آپ کی موافقت کے بغیر یا آپ کے والد کی موافقت کے بغیر ہوا ہے تو یہ عقد غیر شرعی ہے، اور اس پر شرعی آثار مرتب نہیں ہوتے، اور نہ ہی طلاق حاصل کرنے کی ضرورت ہے، مگر یہ کہ آپ سرکاری کاغذات میں اس شخص کی بیوی ہیں، اس لیے طلاق لیں، اس لیے نہیں کہ آپ اس کی

پ کے لیے نئی شادی کرنے میں کم از کم احتیاط ضروری ہے، اور آپ نیا نکاح کرنے سے قبل پہلے سے طلاق حاصل کر لیں، اور آپ کے لیے نیا نکاح اور شادی صرف پہلے سے طلاق لینے کے بعد کرنا ممکن ہے اور اس میں عدت کی کوئی ضرورت نہیں، اور نہ ہی ان دونوں شادیوں کے درمیان کوئی فاصلہ در

ہ کہ آپ کا اپنے نئے خاوند یعنی منگیتر کو اس کے متعلق بتانا اگر تو آپ کا غالب گمان ہے کہ جو کچھ ہو چکا ہے اس کے متعلق اسے کوئی علم نہیں تو ہم آپ کو اسے بتانے کی نصیحت نہیں کرتے، بلکہ آپ اس سے شادی کر لیں گویا کہ کچھ ہوا ہی نہیں.

یال کرتی ہیں کہ اسے اس کا علم ہو جائیگا تو اسے پہلے ہی بتانا افضل اور بہتر ہے، اور پھر دل تو اللہ کے ہاتھوں میں ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے انہیں گھما دیتا ہے، آپ اپنے پروردگار سے مدد مانگیں کہ اگر اس سے شادی کرنے میں بہتری اور بھلائی ہے تو وہ اس کے دل کو آپ کی جانب پھیر دے.

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

106719